مقتلِ ابی مخنف وقیام مختار
محمد علی بک ایجنسی
جامع مسجد و امامبارگاہ امام الصادقؑ G-9/2
اسلام آباد فون نمبر 0333-5121442

مقتلِ ابی مخنف

وقیام مختار

ترجمہ

سیّد تبشّر الرضا کاظمی

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔فون 0333-5121442

نام کتاب	:	مقتل ابی مخنف وقیام مختار
مترجم	:	سید تبشر الرضا کاظمی
کمپوزنگ	:	الفا کمپوزنگ پوائنٹ گوالمنڈی، راولپنڈی
طباعت	:	اسد پرنٹنگ پریس راولپنڈی
بار چہارم	:	مارچ 2004ء
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	100 روپے

ملنے کا پتہ

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔فون 0333-5121442

امام حسین علیہ السلام کا بیبیوں سے وداع ہونا

امام علیہ السلام نے پکارا۔ "اے ام کلثوم! اے زینب! اے سکینہ! اے رقیہ! اے عاتکہ! اے صفیہ! خداحافظ! یہ آپ سے میری آخری ملاقات ہے"۔ حضرت ام کلثوم نے کہا۔ "اے بھائی! گویا آپ مرنے کو تیار ہیں؟"۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ "بہن! وہ کیسے موت کے لیے تیار نہ ہو جس کا کوئی مونس و ہمدرد نہ رہا ہو"۔ جناب ام کلثوم نے عرض کی۔ "اے بھائی! پھر ہمیں نانا کے پاس مدینہ بھیج دو"۔ امامؑ نے فرمایا۔ "اگر قطا پرندے کا (شکاری) تعاقب نہ کرے تو وہ سو جاتا ہے"۔ یہ سن کر حضرت سکینہ رونے لگیں۔ امام حسینؑ نے انہیں اپنے سینے سے لگا کر ان کے آنسو پونچھے اور فرمایا۔ "بیٹا سکینہؑ! میرے مرنے کے بعد تمہیں رونا ہی رونا ہے۔ (اس وقت) میری زندگی میں اپنے ان حسرت بھرے آنسوؤں سے میرا دل نہ دکھاؤ۔ ہاں میرے مرنے کے بعد تمہیں رونے کا اختیار ہے"۔

لشکر فاسق و فاجر اور امام حسین علیہ السلام

امام حسین علیہ السلام نے میدان میں آ کر لشکریوں کو یوں خطاب فرمایا۔ "تم مجھ سے کیوں برسرپیکار ہو۔ کیا میں نے کسی حق سے انحراف کیا ہے؟ یا میں نے کوئی سنت بدلی ہے۔ یا شریعت کے اصول توڑے ہیں؟" جواب ملا۔ "آپ کے والد کے ساتھ دشمنی کی وجہ سے ہم جنگ کر رہے ہیں جنہوں نے ہمارے باپ دادا کو بدر و حنین میں انجام موت تک پہنچایا"۔ حضرت نے یہ سن کر سخت گریہ کیا اور دائیں بائیں نظر کی۔ کوئی یار و مددگار دکھائی نہ دیا۔ کوئی خاک پر ماتھے کے بل پڑا تھا تو کسی کو موت نے خاموش کر دیا تھا۔ امامؑ نے انہیں پکارا۔ "اے مسلم بن عقیل! اے ہانی بن عروہ! اے حبیب ابن مظاہر! اے زہیر بن قین! اے یزید ابن مظاہر! اور اے میرے بہادرو! میدان جنگ کے شہسوارو! میں تمہیں پکار رہا ہوں۔ تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ میں تمہیں بلا رہا ہوں، تم سنتے کیوں نہیں؟ (شاید) تم

سو رہے ہو۔ میں تمہیں اٹھانا چاہتا ہوں۔ لیکن کیا تمہارے دل اپنے امام کی محبت سے خالی ہو گئے ہیں کہ اس آواز پر لبیک نہیں کہتے؟ یہ حرم رسول اللہ تمہارے بعد کمزور ولاچار ہو گئے ہیں اے غیرت مندو! اٹھو اور ان سرکشوں کو حرم رسول خدا سے دور کرو۔ لیکن افسوس! گردش زمانہ نے تم سے مکر کیا ہے ورنہ تم لوگ مجھے کب چھوڑنے والے تھے اور میری اس پکار پر کبھی خاموش نہ رہتے۔ تمہاری جدائی مجھ پر شاق ہے۔ میں بھی عنقریب تمہارے پاس آیا چاہتا ہوں۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون"۔

اس کے بعد یہ اشعار پڑھے۔ "یہ ایسی قوم ہے کہ جب کوئی مشکل میں انہیں پکارے، چاہے تند و تیز سواروں کے گھیرے میں ہوں۔ اپنے جسموں کو زرہ میں لپیٹ کر جان قربان کرنے میں ایک دوسرے پر بازی لے جاتے ہیں۔ حسینؑ کے مددگار کیسے کیسے جوان تھے جنہوں نے اپنی جانیں قربان کر کے بہشت کے لباس زیب تن کر لیے ہیں"۔

اس کے بعد آپ نے قلب لشکر پر ایسا سخت حملہ کیا کہ دُشمن کی فوج تتر بتر ہو گئی اور ایک ہزار پانچ سو سواروں کو فی النار کیا اور خیمہ کی طرف واپس آئے اور یہ اشعار پڑھتے تھے۔ "یہ قوم خدا کی نافرمانی کر کے اس کے اجر و ثواب کی مستحق نہیں رہی اور اپنے بغض و کینہ کی وجہ سے کہتے ہیں کہ ہم حسینؑ کو بھی ان کے ساتھیوں کے پاس بھیج دیں گے۔ تم پر صد افسوس اے ملعون قوم! تم سب حسینؑ کے مقابلے پر جمع ہو کر آئے ہو۔ اس لیے نہیں کہ میں نے کوئی قصور کیا تھا بلکہ اس لیے کہ میں دو انوار کا پرتو ہوں۔ ایک میرے والد علی علیہ السلام کے بعد ان کے جانشین ہیں، دوسرے خود پیغمبرؐ کی ذات جو حسب و نسب کے لحاظ سے ہاشمی ہیں اور تمام عالمین پر برگزیدہ ہیں۔ میرے پدر گرامی آفتاب ہیں تو مادر گرامی ماہتاب ہیں اور میں ان دو آفتاب و ماہتاب کا درخشاں ستارہ ہوں۔ ایسی نکھری ہوئی چاندی جس پر سونے کا چمکدار ملمع ہے۔ ایسی کھری چاندی ہوں، ایسے دو سنہرے دریاؤں کا موتی ہوں جس کے اندر سنہری اور سفید انوار کی چمک ہی چمک ہے۔ کون ہے جو میرے جد